Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Jurisprudential Validity and Guidelines for Performing Salah While Seated in Modern Contexts

عصر حاضر میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی فقہی حیثیت اور رہنما اصول

Zeeshan Ali
PhD Scholar, Riphah International University Islamabad
Za8147553@gmail.com
Dr.Muhammad Kashif Sheikh
Associate Professor, Islamic Studies, Riphah International University Islamabad.
Kashif.shiekh@riphah.edu.pk
Muhammad Ali Tahir
M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies, Mohi ud din Islamic University Neria, Azad Kashmir.
muhmmadalitahir01@gmial.com
Muhammad Basharat
Doctoral Candidate and Visiting Lecturer, Department of Islamic studies, Riphah International University, Islamabad.
basharatm5252@gmial.com

ABSTRACT

In contemporary times, an increasing number of Muslims particularly the elderly and individuals with physical impairments encounter significant challenges in performing Ṣalāh (Islamic prayer) in the traditional postures due to various medical conditions or physical limitations. Consequently, performing Ṣalāh while seated on a chair has emerged as a practical alternative. This development has sparked critical discussions regarding the Sharīʿah legitimacy of this practice and the specific conditions under which it is considered permissible. The primary objective of this study is to examine the Islamic legal foundations for performing Ṣalāh while seated on a chair in contemporary contexts. It aims to delineate the criteria established by Islamic jurisprudence, clarify the conditions under which concessions are permitted, and distinguish between legitimate facilitation allowed by the Sharīʿah and unwarranted leniency that may undermine religious obligations. This research adopts a qualitative and analytical methodology, encompassing a thorough examination of classical Islamic jurisprudence (fiqh) as articulated by all four major Sunni legal schools. It further draws upon relevant Qur'anic verses, authentic ḥadīths, and contemporary fatāwā issued by recognized Islamic scholars and institutions, in order to explore the evolving application of traditional legal rulings within modern contexts. The findings indicate that Islamic law (Sharīʿah) permits the performance of Ṣalāh while seated—including on a chair—for individuals who are genuinely incapable of standing due to illness, disability, or significant physical weakness. However, the study underscores that this concession is not intended for convenience, but rather for cases of legitimate necessity. Moreover, individuals availing themselves of this allowance are required to perform as many physical components of the prayer—such as standing, bowing (rukūʿ), and prostration (sujūd) as they are physically able to. In conclusion, the research affirms the validity of performing Ṣalāh on a chair under specific and clearly defined conditions. This practice must be undertaken with sincerity and in strict conformity with the principles of Islamic law, ensuring that the structural integrity, spiritual humility, and solemnity of the prayer are preserved to the greatest extent possible.

Keywords: *Salah, Islamic Jurisprudence, Chair Prayer, Shari'ah Rulings, Physical Disability, Contemporary Fiqh.*

تعارف

عصر حاضر میں جدت کی بناء میں اسلامی معاشرے میں احکام اور عبادات سے متعلق نت نئے قسم کے مسائل آرہے ہیں ان میں بعض ایسے مسائل ہیں جن سے متعلق قرآن وسنت سے صراحتاً راہنمائی نہیں مل پاتی ایسی صورت میں علماء اور فقہاء کی ذمہ داری ہوتی ہے اجتہاد کی روشنی میں قرآن وسنت کے اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے جدید مسائل کو حل کرکے امت مسلمہ کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں، نئے اور جدید پیش آمدہ مسائل میں ایک اہم مسئلہ کرسی پر نماز پڑھنے سے متعلق ہے۔ یہ بات عام مشاہدے میں آئی ہے کہ کچھ عرصے سے مسلمانوں کی مساجد میں کرسیوں کا رواج عام ہو رہا ہے اور یہ سلسلہ مسلسل بڑھتا جارہا ہے بلکہ لوگوں کی اکثریت عذر یا بغیر کسی عذر شرعی کے کرسی پر نماز پڑھنے کو ترجیح دے رہی ہیں۔

یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ کرسی پر نماز پڑھنے کا رواج ابھی اچند سالوں سے ہی شروع ہوا ہے، اس سے پہلے لوگوں میں ایسا کوئی طریقہ رائج نہیں تھا بلکہ لوگ بیمار بھی ہوتے، مختلف نوعیت کے اعذار بھی لاحق ہوتے تھے؛ مگر کبھی بھی لوگوں کو کرسی پر نماز کی نہیں سوجھتی تھی۔ اب تو چند سالوں سے ایسی روش سامنے آئی ہے کہ اکثر اوقات تو لوگ اچھے خاصے تندرست و توانا ہوتے ہیں، چلنے پھرنے، اٹھنے، بیٹھنے کی طاقت رکھتے ہیں، یہ احباب گھر سے چل کر مسجد میں آتے ہیں؛ مگر نماز کے وقت کرسی کھینچ کر اس پر نماز پڑھتے نظر آتے ہیں۔ یہ صورت حال اس بات پر دلالت کرتی ہے اولاً تو ایسے لوگ تکاسل و تغافل کا شکار ہے اور ثانیاً نماز جیسی اہم ترین عبادت کی اہمیت سے بے خبر اور نالاں ہیں، لہٰذا اس معاملے میں تربیت کی ضرورت ہے تاکہ ان کو توجہ دلائی جاسکے۔ اس کے ساتھ اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے بعض احباب واقعی عذر اور شدید مجبوری کی بناء پر کرسی پر نماز پڑھنے کے حقدار ہوتے ہیں اور ان کا عذر بھی شرعی اعتبار سے معقول ہوتا ہے جس بناء پر انہیں رخصت کی اجازت ملنی چاہیے۔

موجودہ زمانے میں قویٰ کی کمزوریوں اور نئی نئی قسم کی بیماریوں نے انسانی معاشرے کے لیے اصحابِ اعذار و معذور کی تعداد میں اضافہ کیا ہے، قدیم معاشرے کی نسبت جدید معاشرے انسانی صحت کے حوالے سے ضعف کا شکار نظر آتے ہیں۔ المختصر مسلم معاشرے میں ایک طرف دین سے غافل اور متسائل لوگ ہیں جو بلا عذر شرعی محض سستی و غفلت اور نفس کی کوتاہی یا محض شوقیہ یا فاخرانہ طور پر نماز کے لیے کرسیوں کا استعمال کرتے ہیں، دوسری طرف ایسے احباب کی بھی ایک بڑی تعداد پائی جاتی ہے جن کے ہاں خوف خدا اور احکام الٰہی کا احترام موجود ہے کرسی کا استعمال محض عذر شرعی کی بناء پر کرنا چاہتے ہیں لیکن کرسی کے استعمال، ساخت، نماز پڑھنے کا طریقہ، بالخصوص رکوع و سجود کا طریقہ، صف میں کرسی رکھنے کا محل ان سارے تحقیق طلب سوالات کی وجہ سے پریشانی کا شکار ہیں۔ ایسی صورت میں علماء کرام اور جدید سکالرز کی ذمہ داری ہے کہ امت مسلمہ کے سامنے قرآن و سنت کی روشنی میں کرسی پر نماز پڑھنے سے متعلق تمام احکام کو واضح اور جامع شکل میں پیش کرے، حالات حاضرہ کے پیش نظر شریعت اسلامیہ کے امتیازی وصف "اعتدال" کو سامنے رکھتے ہوئے پہلی قسم کے احباب کی بے اعتدالیوں پر تنبیہ کرنے اور دوسری قسم کے واقعی عذر رکھنے والوں کے لیے شریعت کی عطا کردہ سہولت کو پیش کریں تاکہ اصحاب اعذار ان سے منتفع ہو سکیں۔

زیرِ نظر مقالہ **"عصرِ حاضر میں کرسی پر نماز پڑھنے کا شرعی جواز اور تقاضے"** کرسی پر نماز ادا کرنے کے جواز، کرسی کی ساخت، صف میں اس کا محل، اور اس پر نماز پڑھنے کے طریقہ کار سے متعلق تمام فقہی احکام کو واضح کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس تحقیق کا مقصد اسلامی معاشرے میں اس مسئلے کے حوالے سے پائے جانے والے تنوع اور ابہام کو دور کرنا ہے، تاکہ جامع انداز میں ایک واضح اور مستند شرعی مؤقف سامنے آ سکے۔ اس سے نہ صرف عام لوگوں کے لیے عمل میں آسانی پیدا ہوگی بلکہ ائمہ، خطباء اور دینی طبقہ کے لیے ایک نئی جہت بھی متعین ہو گئی۔

اصولی مبحث

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ نماز ارکان اسلام میں ایک اہم اور بنیادی رکن ہے اور یہ دین کا ایسا ستون ہے جو کہ نہ صرف اہل ایمان کی پہچان بلکہ ایسے فریضے کی حیثیت رکھتی ہے جس کا انکار کسی صورت میں ممکن نہیں ہے، اسکی فرضیت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے؛ حالات چاہے کیسے ہی ہو: امن

کیسے اچھا معلوم ہو سکتا ہے؟ لہٰذا ایسی صورت میں نماز کی مقصدیت کے خلاف ہونے کی وجہ سے بلاوجہ بغیر کسی عذر خاص کے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا ناجائز ہے[2]۔

بلاعذرِ شرعی کرسی پر نماز کے عدم جواز کی تیسری وجہ یہ کہ اس سے اغیار کی سی مشابہت ہوتی ہے کیونکہ نصاریٰ کے ہاں مروج ہے کہ وہ لوگ چرچ میں کرسیوں پر بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں۔ اسلام میں اغیار کی مشابہت سے سختی سے منع کیا گیا ہے ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ” مَنْ تَشَبَّه بِقَوْمٍ فَهو منهم[3]" ترجمہ: جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ ان ہی میں سے ہو گا۔" اسی طرح ایک اور حدیث میں نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے:: ” لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّه بِغَيْرِنَا، لاَ تَشَبَّهو ا بِالْيهود وَلاَ بِالنَّصَارٰى؛ فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيهود الْاِشَارَةُ بِالأَصَابِعِ، وَتَسْلِيْمُ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالأَكُفِّ "[4]. "وہ ہم میں سے نہیں جو غیروں سے مشابہت اختیار کرے، تم یہود سے مشابہت نہ کرو اور نہ نصاری سے، یہود کا سلام انگلیوں کے اشارے سے اور نصاری کا سلام ہتھیلیوں کے اشارے سے ہوتا ہے۔" یہ دونوں احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہے اغیار کی مشابہت سے بچتے ہوئے ہمیں حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے کہ بلاعذر شرعی یا عذر کی صورت میں بھی اسلام کی انفرادیت اور پہچان کو برقرار رکھتے ہوئے نماز جیسی اہم عبادت کو اچھے طریقہ سے ادا کرے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ بلا عذر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا ناجائز ہے، اس طرح پڑھنے والوں کی نمازیں بارگاہ الٰہی میں مقبول نہیں ہوتی اور ان کے ذمہ فرض باقی رہتا ہے۔

عذر معقول کی وجہ سے کرسی پر نماز جائز ہے

اسلامی شریعتِ مطہرہ کے مطابق اگر ایک شخص کو عذرِ معقول ہو یعنی جسمانی کمزوری، بیماری، درد، چکر، یا کوئی ایسی حالت ہو جس کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ناممکن ہو یا اس سے بیماری بڑھنے کا خدشہ ہو، ایسے شخص کے لیے بیٹھ کر (کرسی پر) نماز پڑھنا جائز ہے۔ اب عذر ہونے کی صورت میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ کیا کسی بھی نوعیت کے عذر و تکلیف میں کرسی کا استعمال نماز کے لیے کر سکتے ہیں؟ یا کچھ شرائط و قیود کے بھی ہے؟ ان سب امور کیلئے فقہاء کرام نے کچھ اصولوں وضوابط حدود قیود متعین کر رکھی ہے ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے عذر شرعی کی صورت میں رخصت پر عمل کرتے ہوئے کرسی کے استعمال کی اجازت دی جائیگی۔ اب عذر کی کس نوعیت کی کیفیت ہو تو رخصت کی اجازت ہو گی، یہ جاننے سے پہلے ایک بنیادی اصول کا سمجھنا لازمی ہے تاکہ احکام کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اسلامی شریعت مطہرہ کا فراہم کردہ احکام کا نظام ایک ضابطہ حیات کی مانند ہے یہ ایک نہایت معتدل و مربوط قانونی اور شرعی نظام کی شکل میں ہے اس کے کسی بھی پہلو میں نہ افراط ہے اور نہ تفریط؛ اس لیے یہ لازمی ہے کہ تکلیف اور پریشانی کی حالت میں تخفیف و سہولت کا پہلو بھی موجود ہو تاکہ عذر کی حالت میں رخصت پر عمل کیا جا سکے۔ چناں چہ شریعت اسلامیہ نے حالت عذر میں بیماری و تکلیف کو تخفیف احکام کا سبب قرار دیا ہے۔ اس بارے میں فقہاء کرام بیان کرتے ہیں کہ: ”اَلْمَشَقَّةُ تَجْلِبُ التَّيْسِيْرَ[5]“ ترجمہ: مشقت آسانی کا باعث بنتی ہے، ریاد رکھیے اس قاعدہ فقہیہ کو متعدد قرآنی آیات وحدیثی نصوص سے اخذ کیا گیا ہے، اور فقہاء نے استدال سے ثابت کیا ہے۔ علاوہ ازیں علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ شرعی نقطہ نظر سے عبادات میں تخفیف کے سات اسباب ہیں، اور ان میں سے ایک مرض بھی ہے جو عبادات میں تخفیف کا سبب بنتا ہے لیکن اس میں کیفیت مرض کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے[6]۔

مشقت کے درجات واحکام

یہ بات تو واضح ہو چکی ہے مرض احکام میں تخفیف اور رخصت کا سبب بنتا ہے لیکن اب یہ ضروری ہے کہ مرض کی نوعیت اور کیفیت سے متعلق احکام واضح کر دیئے جائے تاکہ رخصت پر عمل کرنے میں کوئی

ہو یا جنگ، صحت ہو یا بیماری کوئی بھی بندہ مسلم ادئیگی نماز سے استثنا نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لیے اگر عذر شرعی کی وجہ سے ایک آدمی قیام، رکوع سجود سے عاجز آجائے تو ایسی صورت میں بیٹھ کر اور بعض صورتوں میں لیٹ کر اور صورت حال زیادہ سنگین ہو تو اشاروں سے نماز ادا کی جائیگی۔ ہمارے ہاں عذر شرعی کے سب اور بعض اوقات معمولی نوعیت کے عذر کے سبب لوگ کرسی پر نماز پڑھنے کی رجوع کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ چونکہ کرسی پر نماز پر پڑھنے کا رجحان اسلام کے اولین زمانے میں رائج نہیں تھا، بلکہ اس کا رواج تو بہت بعد میں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن وسنت اور فقہاء کرام کے ہاں صراحت کے ساتھ اس مسئلے کے متعلق راہنمائی نہیں ملتی ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر بعد کے علماء کے لیے واضح اور جامع احکام پیش کرنے میں ہمیشہ دشواری رہی ہیں، اس لیے اب ضروری ہو چکا ہے کہ کرسی پر نماز پڑھنے کا طریقہ، کرسی کی ساخت، صف میں کرسی رکھنے کا طریقہ، کرسی کا محل ان سارے تحقیق طلب امور کے جوابات قرآن وسنت کی نصوص، شرعی اصولوں اور فقہی قواعد اور علماء کے باہمی اجتہاد کی روشنی میں تلاش کیے جائے گا۔ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں ہماری گفتگو کے پانچ محور ہیں: اول بلاعذر کرسی پر نماز کا حکم، دوئم عذر معقول کی وجہ سے کرسی پر نماز کا جواز اور اس کے شرائط وقیود اور سوئم عذر کے سبب کرسی پر نماز کے جواز کی دلیل، چہارم کرسی کی ساخت، کرسی کا صف میں محل، پنجم کرسی پر نماز پڑھنے کا طریقہ بالخصوص رکوع اور سجود کا طریقہ، ان سب امور سے متعلق مفصل کلام کیا جائے گا۔

بلاعذر شرعی بغیر کسی معقول وجہ کے کرسی پر نماز پڑھنا

اس بات پر تمام علماء اور فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ بغیر کسی عذر شرعی کے محض معمولی سی بیماری یا عذر کے سبب غفلت اور سستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کرسی پر نماز پڑھنا ناجائز ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز میں قیام ورکوع وسجود فرائض میں شامل ہیں، اگر ایک آدمی بغیر کسی عذر کے ان فرایض میں سے کسی ایک کو چھوڑ دے تو اس سے نماز کا وجود ہی برقرار نہیں رہتا ہے اور نماز مفسد ہو جاتی ہے۔ جبکہ کرسی پر نماز پڑھنے والا شخص محض غفلت اور لاپرواہی کے سبب تمام فرائض کو ہی چھوڑ دیتا ہے، قیام کے برعکس کرسی پر بیٹھتا ہے اور نماز کے اہم ترین ارکان رکوع وسجود دونوں کو ترک کر کے محض اشارے سے ان کو ادا کرتا ہے، سوچیے! اب ایسی صورت میں ایسے احباب کی نماز کیسے ہو سکتی ہیں؟ پس ایسے احباب جو بغیر کسی معقول شرعی عذر کے کرسی پر نماز پڑھتے ہیں، ان کی نمازیں تو مفسد (ضائع) ہو جاتی ہیں، اور یہ لوگ تو یقیناً یہی سمجھتے ہیں کہ ہم نے تو نمازیں پڑھی ہیں؛ لیکن جب قیامت کے دن اللہ تبارک تعالی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے نامہ اعمال نماز سے خالی پائے گے تو اُس وقت ان کے پاس سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا؛ لہٰذا ایسے احباب ابھی سے خوب سوچ وچار کر لے کہ اگر دنیا میں وقت دینے اور مشقت کرنے کے باوجود قیامت کے دن جب ان کا نامہ اعمال نماز سے خالی ہوا تو کیا ہو گا[1]؟

عدم جواز کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بنیادی طور پر نماز اللہ تعالیٰ کی ذات کے سامنے انسان کی بندگی، اپنی ذات کی عجز وانکساری ظاہر کرنے کا نام ہے اس کے ساتھ اللہ پاک کی عظمت وجلالت کے روبرو خدا کے غلام کی تواضع و فروتنی سے عبارت ہے۔ لیکن ایک آدمی جب کرسی پر نماز پڑھتا ہے تو ایسی صورت میں بیان کردہ مقصد تو فوت ہی ہو جاتا ہے؛ کیوں کہ کرسی پر بیٹھنے سے عاجزی وانکساری کی وہ حالت برقرار نہیں رہتی جو کہ نماز میں ہونی چاہیے بلکہ بعض اوقات تو ایک تفاخرانہ ومتکبرانہ سی کیفیت پیدا ہو جانے کا خدشہ ہے نیز اگر متکبرانہ کیفیت نہ بھی ہو تو تب بھی دنیاداری میں کسی بڑے شخص کے سامنے کرسی پر بیٹھنا بے ادبی سمجھا جاتا ہے تو خدائے بزرگ وبرتر کے دربارِ عالی شان میں بلاوجہ کرسی پر بیٹھنا

---

1 مفتی محمد رضوان، **کرسی پر نماز کا شرعی حکم** (راولپنڈی: ادارہ غفران، 2015ء)، 42۔

2 مفتی محمد شعیب، **"کرسی پر نماز کی فقہی تحقیق،"** دار العلوم دیوبند، رسائی: 26/04/2025۔ http://darululoom-deoband.com/urdu/articles/tmp/1490591800%2005-Kursi%20par%20Namaz_MDU_10-

3 أبو داود سلیمان بن الأشعث سجستانی، **السنن**، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، (بیروت: المکتبۃ العصریۃ، س ن)، 3/383 رقم الحدیث: 4031۔

4 ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، **کتاب** الحدود والمعاملات والاحکام (السنن الترمذی)، باب اتباع تشابہ الیھود والنصاری، والتحیۃ بالإشارۃ، (بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1996م) 2/369 رقم الحدیث: 1292.

5 جلال الدین سیوطی، **الأشباہ والنظائرفی قواعد وفروع الفقه الشافعی** (مکہ مکرمہ: مکتبہ نزار مصطفی الباز، 2019ء)، 1/160۔

6 مفتی محمد رضوان، **کرسی پر نماز کا شرعی حکم**، 44۔

SCRR

ابہام باقی نہ رہے۔لیکن یہاں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ یہاں مشقت یا عذر شرعی سے مراد ہر قسم کی تکلیف یا مرض نہیں؛بلکہ اس سے مراد ایسا مرض وتکلیف جس سے انسان کو شدید پریشانی لاحق ہوتی ہو اور انسان کے لیے فطری طور پر نا قابل برداشت ہو جائے،ورنہ بالصورت دیگر تھوڑی بہت تکلیف تو ہر کام میں ہوتی ہے، حتیٰ کہ غافل اور سست نفس کے حامل انسان کے لیے نماز پڑھنا بھی ایک مشکل کام ہے،اسی طرح بعض امراض خفیفہ میں بھی تھوڑی بہت مشقت وتکلیف تو ہوتی ہے، جیسے سر درد، یا معمولی زخم کی تکلیف وغیرہ؛ مگر ان کی وجہ سے تخفیف نہیں دی جاتی ہے۔

اسی بارے میں فقہاء کرام نے لکھاہے کہ بنیادی طور پر مشقت دو قسم کی ہوتی ہے:پہلی قسم کی مشقت سے مراد ایسی مشقت جو عبادات سے منسلک ہوتی ہے اور یہ عبادت سے اکثر وبیشتر جدا نہیں ہوتی ہے، جیسے سردی کے موسم میں وضو وغسل کی مشقت، گرمی کے سخت اور طویل روزے کی مشقت۔اس قسم کی مشقت جو عبادت سے منسلک ہوتی ہے اس کا عبادات کے ساقط ہونے میں کسی بھی وقت اعتبار نہیں کیا جاتا ہے[7]۔

دوسری قسم کی مشقت سے مراد ایسی مشقت جو غالب طور پر عبادات سے جدا ہوتی ہے،اس قسم کی مشقت کے کئی درجات ہیں:پہلے کا تعلق سخت اور پریشان کن مشقت سے ہے، جیسے جان کا خوف، اعضاء کے ضیاع ہونے کا خدشہ یا اعضاء کے متعلقہ فوائد پر خوف کی مشقت، پس ان ساری صورتوں یہ مشقت موجب تخفیف کا سبب بنے گی؛دوسرے درجہ کا تعلق معمولی وہلکی نوعیت کی مشقت، مثلاً انگلی میں زخم یا معمولی درد ہونا، سر کا درد یا معمولی نوعیت کے چکر آنا، خرابی صحت کے سبب معمولی سی طبیعت کی خرابی، اس نوعیت کی مشقت تخفیف کا سبب نہیں بنتی ہے؛ تیسرے درجے کی مشقت کا تعلق ان دونوں کے درمیانی درجے سے ہے،اس نوعیت میں رخصت کا اطلاق موقع محل اور کیفیت کے مطابق ہوتا ہے جیسے رمضان المبارک میں ایک آدمی بیماری کے سبب روزہ رکھنے سے عاجز آجائے اور مرض کے بڑھ جانے کا خوف ہو، بیماری کی وجہ سے دیر سے صحت یاب ہونے کا اندیشہ ہو، پس ایسی صورت میں رخصت پر عمل کیا جائے گا[8]۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے مشقت وبیماری کو اسباب تخفیف کا بنیادی سبب قرار دیا ہے؛مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ہر قسم کی تکلیف وبیماری تخفیف کا سبب نہیں بنتی بلکہ ایسے تمام امراض اور مشقتیں جس سے انسان کو ناقابل برداشت تکلیف کا سامنا کرنا پڑے اور فطرتاً انسانی برداشت کا پیمانہ جواب دے دیں تو ایسی صورت حال میں مشقت وامراض احکام میں تخفیف کا سبب بنتے ہیں۔

شریعت میں معذور کے لیے سہولت اور اس کی شرائط

ہمارے سامنے یہ تفصیل آچکی ہے کس نوعیت کے عذر میں تخیف ملتی ہے اب تحقیق طلب بات یہ ہے کہ کرسی پر ادائیگی نماز کے جواز کے لیے کون سے اعذار معتبر ہیں اور کون سے اعذار ہیں جو معتبر نہیں ہیں؟اس مسئلہ کے حل کے لیے حضرات فقہاء کرام کے لکھے ہوئے اصول کافی حد تک معاون ثابت ہو سکتے ہیں ذیل میں چند اصولوں کا اجمالی جائزہ پیش کرتے ہیں:

اولاً نماز میں قیام کی حیثیت فرض کی سی ہے، اس لیے جو آدمی کھڑے ہو کر قیام کر سکتا ہے اس کے لیے قیام فرض ہے،اس کے برعکس ایسا شخص جو کسی عذر کی وجہ سے قیام کھڑے ہو کر نہیں کر سکتا، ایسے آدمی کے لیے حکم یہ ہے کہ اگر پورا قیام کھڑے نہیں ہو سکتا؛ توچند لمحے یا کچھ دیر کے لیے کھڑے ہو کر قیام کر سکتا ہے تو کچھ دیر کے لیے قیام کرنا بھی لازم ہو گا اور بعد میں بیٹھ جائے، اب اگر ایک آدمی کچھ دیر قیام پر قدرت کے باوجود قیام نہیں کرتا اور آغاز سے ہی بیٹھ کر نماز پڑھتا تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔علامہ برباتی نے شرح لہدایۃ میں اس بارے میں لکھتے ہیں:

"جب بعض قیام پر قادر ہو اگرچہ کہ ایک آیت یا ایک مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے برابر نہ کہ پورا، تو امام ابو جعفر ہندوانی نے کہا کہ اس کو حکم دیا جائے گا کہ جس قدر کھڑا ہو سکتا ہے وہ کھڑا ہو، پس جب قیام کرنے سے عاجز آجائے تو پھر بیٹھ جائے، اور اگر ایسا نہیں کیا تو مجھے خوف ہے کہ اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، یہی مذہب ہے اور ہمارے اصحاب سے اس کے خلاف کوئی بات مروی نہیں ہے؛ کیونکہ طاعت بقدر طاقت ہوتی ہے[9]۔"

اور اسی طرح ایسا آدمی جو خود تو تنہا کھڑا نہیں ہو سکتا، یعنی ایسا آدمی جو دوسروں کے سہارے کا محتاج ہو۔اگر یہ کسی دوسرے آدمی یا کسی چیز کے سہارے کی مدد سے کھڑا ہو سکتا ہے تو اس کے لیے بھی سہارے سے کھڑا ہونا لازم ہے، اس کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہو گی، اور ایک شخص ایسا ہے جو خود بھی نہیں کھڑا ہو سکتا اور نہ ہی کسی دوسرے کے سہارے سے کھڑا ہو سکتا ہے اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں اس بارے میں کچھ یوں لکھا ہے:

"اگر ٹیک لگا کر قیام کر سکتا ہو تو شمس الائمہ نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ وہ کھڑے ہو کر ٹیک کے ساتھ نماز پڑھے گا، اور اس کے سوا جائز نہ ہو گا، اسی طرح اس صورت میں بھی ہے کہ اگر عصا پر ٹیک لگانے یا خادم ہو تو اس پر ٹیک لگانے سے قیام کی قدرت مل جائے[10]۔"

اب ایک ایسا شخص جو کسی بھی طرح مکمل طور پر قیام کرنے سے عاجز آچکا ہو مگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی قدرت رکھتا ہے تو ایسی صورت میں زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرے، اور اگر ایسا بھی ممکن نہیں کہ خود بیٹھ سکے تو پھر کسی دوسرے شخص یا چیز جیسے دیوار، وغیرہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھنے کی کوشش کرے۔اس بارے میں المحیط البرہانی میں لکھا ہے کہ امام محمد علیہ رحمہ نے اپنی کتاب "الاصل" میں بیان کیا ہے کہ اگر ایک آدمی نارمل طریقے سے نہیں بیٹھ سکتا، ہاں البتہ کسی شے سے ٹیک لگا کر یا کسی دیوار یا انسان وغیرہ پر سہارا لے کر بیٹھ سکتا ہے، امام شمس الائمہ حلوانی سے اس سے متعلق قول ملتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہمارے علماء نے فرمایا کہ ایسے آدمی کے لیے کسی کے سہارے سے یا ٹیک لگا کر بیٹھ کر نماز پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے البتہ لیٹ کر نماز پڑھنے تو جائز نہیں ہے[11]۔اسی طرح فقہ حنفی کی معروف کتاب المحیط برہانی میں ہے :"واذا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقُعُوْدِ مُسْتَوِياً وقَدَرَ مُتَّكئاً أو مُستنِداً الى حائطٍ أو انسانٍ، يجب أن يصلي مُتَّكئاً أو مُستنِدًا ولا يجوز له أن يصلّيَ مُضطجِعاً:"ترجمہ:اور جب صحیح طریقے سے بیٹھنے پر قدرت نہ ہو بلکہ ٹیک لگا کر یا کسی دیوار یا انسان کا سہارا لے کر بیٹھنے پر طاقت ہو تو ضروری ہے کہ ٹیک یا سہارا لے کر نماز پڑھے،اس کے لیے لیٹ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے[12]۔

شافعی حضرات کے ہاں بھی عذر شرعی کی صورت میں بیٹھ کر نماز کی اجازت ہے لیکن مخصوص شرائط کے ساتھ، چنانچہ اس ضمن مشہور شافعی فقہی عالم حضرت الرملی شافعی فرماتے ہیں:"القيام في الفرض ركن مع القدرة، فإن عجز عنه صلى قاعدًا" ترجمہ: فرض نماز میں قیام رکن(فرض) ہے، اگر قدرت ہو، اور اگر عاجز ہو جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ شوافع کے قیام فرض ہے لیکن عذر کی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے[13]۔

احناف اور شوافع کی طرح مالکیوں اور حنبلیوں کے نزدیک عذر شرعی کی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے ایسی نماز کی قضا لازم نہیں آئے گی ۔اس بارے میں مالکی فقہاء کا مؤقف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مرض یا بیماری کے سبب قیام کرنے کی طاقت سے محروم ہو یا قیام کی وجہ سے مشقتِ شدیدہ کا شکار ہو، جیسے بیماری، کمزوری، زخم وغیرہ، تو ایسے شخص کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، اور ایسی صورت میں نماز صحیح ہے[14]۔

SCRR

7 جلال الدین سیوطی،**الأشباه والنظائرفی قواعد وفروع الفقه الشافعی**، 1/ 168

8 ایضاً

9 شیخ اکمل الدین محمد بن محمد بن محمود برباتی الحنفی، **العناية شرح الهداية**(بیروت: دار لکتب العلمیہ،1971ء)،2/ 314۔

10 کمال الدین محمد بن عبد الواحد بن السیواسی الاسکندری، **فتح القدیر** (بیروت: دار لکتب العلمیہ،1993ء)،2/ 314۔

11 برھان الدین عبد العزیز بن عمر بن مازہ البخاری ،**المحیط البرہانی** (مکہ مکرمہ: مکتبہ رشیدیہ،2006ء)،2/ 272

12 مولانا شیخ نظام وجماعتہ من العلماء الہند، **فتاوی ہندیہ** (بیروت: دار لکتب العلمیہ،2000ء)،1/ 136۔

13 حمد بن احمد بی حمزہ المنوفی المصری الانصاری شمس الدین رملی ،**نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج** (بیروت:دار لکتب العلمیہ،2020ء)،1/ 196۔

14 محمد بن احمد بن عرفۃ الدسوقی المالکی، **الشرح الكبير للشيخ الدردير** (بیروت: دار الفکر،1997ء)،1/ 110۔

بیان کردہ تمام صورتیں اور اس طرح کی چند مزید کیفیات میں عذرِ معقول موجود ہے اور ان کا اعتبار بھی شرعاً درست ہے؛ لہٰذا ایسی صورتحال سے دوچار اصحابِ اعذار کو کرسی پر نماز کی اجازت ہونی چاہیے، اس سے پہلے اوپر فقہاء وعلماء کے اقوال سے میں یہ اصول بھی ہم نے پڑھ لیا ہے کہ طاعت بقدر طاقت ہوا کرتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اس قسم کی تکالیف میں جب نیچے بیٹھ کر نماز کی طاقت نہیں یا نیچے بیٹھنا مشکل ہے تو کرسی پر نماز پڑھنے کی اجازت ایک معقول بات ہے اور اصول فقہیہ کی روشنی میں ایک مستحسن شرعی عمل بھی ہے[16]۔

عذر شرعی کی صورت میں کرسی پر نماز کے جواز کی دلیل

فقہی اصولوں کی روشنی میں یہ بات تو ثابت ہو چکی ہے کہ عذر کی صورت میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں اب تحقیق طلب سوال یہ ہے کہ عذر کی وجہ سے کرسی پر نماز کے جواز کی شرعی دلیل کیا ہے؟ اس مسئلے کی دلیل کیلئے فقہی نظیر بھی لازمی حیثیت میں درکار ہے تاکہ مسئلہ ہٰذا سے متعلق کسی قسم کا کوئی ابہام باقی نہ رہے اور مزید اجتہاد کی بجائے قیاس ائمہ اربعہ کے نزدیک زیادہ مستند مانا جاتا ہے۔ ذیل میں اس مسئلے کے لیے فقہی دلیل کو بطور افہام کے لیے بھی پیش کیا ہے۔ مثلاً فقہاء کرام بیان کرتے ہیں کہ بعض صورتوں میں سواری کے جانور پر بیٹھے ہوئے بھی نماز کی گنجائش ہے[17]۔ مثلاً:

(1) زمین پر بارش کی وجہ سے کیچڑ ہی کیچڑ ہے اب ایسی صورت میں زمین پر اتر کر نماز پڑھنا محال ہے تو ایسی صورت میں جانور ہی پر بیٹھ کر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

(2) شہر میں امن وامان کی صورت حال خراب ہے، جانور سے اترنے کی صورت میں کسی چور وڈاکو یا درندے کی جانب سے جان کا خطرہ ہو تو جانور پر بیٹھے ہوئے نماز جائز ہے۔

(3) اگر کوئی شخص اس قدر بیمار ہے کہ سواری سے اترنا محال ہے تو ایسے شخص کے لیے جانور پر سوار ہونے کی حالت میں ہی نماز جائز ہے۔

کرسی پر نماز کے جواز سے متعلق فقہی نظیر

درج ذیل عبارت کرسی پر نماز سے متعلق فقہی نظیر کی بہترین ترجمانی کرتی ہے

اس بارے میں علامہ الحداد زبیدی جانور پر نفل نماز جائز ہونے کے مسئلے کے ضمن میں "نفل نماز کی قید کیوں لگائی ہے" کا فائدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"لأن المكتوبةَ لا تجوزُ على الدَّابَّةِ الاَّ من عُذرٍ، وهو أن يَخافَ مِنَ النُّزُولِ على نفسه أو دابَّتِه من سَبُعٍ أو لِصٍّ، أو كَانَ فِيْ طِيْنٍ أو رَدغَةٍ لا يجدُ على الأرض مكانا جَافًا، أو كانت الدابةُ جَمُوحاً لو نَزَلَ لا يمكنه الرُّكُوب الاَّ بمُعِين، أو كان شَيخاً كبيراً لا يُمكِنُه ولا يَجِدُ مَن يُعِيْنُ فتجوزُ صلاةُ الفَرض في هذه الأحوال كُلِّها على الدَّابَّة" ترجمہ: بلاعذر جانور پر بیٹھ کر فرض نماز جائز نہیں ہوتی، اور عذر یہ ہے کہ جانور سے اترنے سے کسی درندے یا چور کا اپنے اوپر یا جانور پر خوف ہو، یا گارا و کیچڑ ہو جس سے زمین پر کوئی سوکھی جگہ نہ پائے، یا جانور سرکش ہو کہ اگر سواری سے اترے تو دوبارہ سوار ہونا بغیر کسی کی مدد کے ممکن نہ ہو، یا بوڑھا آدمی ہو جس کو سوار ہونا ممکن نہ ہو اور کوئی سوار کرانے والا نہ ملے، تو ان تمام احوال میں جانور پر بیٹھے ہوئے فرض نماز جائز ہے[18]۔

یہ عبارت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عذر کی صورت میں سواری کے جانور پر نماز فرض پڑھنے کی اجازت ہے، ایسی صورت میں قیام، رکوع وسجود کے ساقط ہونے کے لیے عذر کو رخصت کا شرعی سبب مانا گیا ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ جانور پر بیٹھنے کی ہیئت تقریباً وہی ہوتی ہے جو کرسی پر بیٹھنے کی ہوتی ہے، اور اس پر نماز کی صورت بھی تقریباً وہی ہوتی ہے جو کرسی پر نماز کی ہوتی ہے، لہٰذا ان اعذار میں جانور پر نماز کا جواز دراصل کرسی پر نماز کے جواز کی واضح نظیر ہے۔

اسی طرح حنابلہ کے ہاں بھی دیگر ائمہ کی طرز پر شرعی عذر کو رخصت کا سبب قرار دیا ہے، ابن قدامہ حنبلی لکھتے ہیں: ومن عجز عن القيام في الفريضة، صلى قاعدًا، ولا إعادة عليه[15]. ترجمہ: جو فرض نماز میں قیام سے عاجز ہو، وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، اور اس پر قضا واجب نہیں۔ اور یاد رکھیے یہ قول فقہ مالکی کے اصولِ عبادات سے ہے، اور اس میں معذور افراد کی نماز سے متعلق ایک واضح اصول بیان کیا گیا ہے، جس کے تحت عذر ہونے کی ہونے کی صورت بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی۔

مزید براں بیان کردہ یہ اصول معذور افراد کی عبادت کو قابلِ احترام اور بامعنی بناتا ہے۔ یہ اصول صرف فقہ مالکی تک محدود نہیں بلکہ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ جمہور فقہاء (حنفیہ، شافعیہ، حنابلہ) کا بھی متفقہ مؤقف ہے۔ اس اصول سے اسلامی قانون کی وسعت، مرونت (flexibility) اور انسان دوستی کا واضح اظہار ہوتا ہے، جو جدید دور میں خصوصی افراد (People with Disabilities) کے حقوق پر گفتگو میں نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے ائمہ اربعہ اس بات پر متفق ہے کہ بیماروں ومعذوروں کو شریعت کی طرف سے دی ہوئی رخصت سے فائدہ اُٹھانے کی اجازت ہے اوپر بیان کردہ مبحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عذر شرعی کی صورت میں فرائض کے ادا کرنے کی جس قدر طاقت وگنجائش ہے اس قدر ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے، جہاں ممکن نہ ہو یا ممکن تو ہو مگر زیادہ پریشانی وتکلیف ہوتی ہو، وہاں ان فرائض کو چھوڑ کر رخصت پر عمل کی اجازت ہے۔

کرسی پر نماز کا مسئلہ

یہ تفصیل تو سامنے آچکی ہے عذر کی صورت میں رخصت پر عمل کرتے ہوئے بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے زمین پر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو؛ لیکن کرسی پر بیٹھ سکتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ اسلامی نقطہ نظر سے کونسے اعذار ہیں جن میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہیں ذیل میں چند صورتیں بطور تمثیل بیان کی جارہی ہیں۔

(۱) مثلاً ایک شخص روڈ حادثہ کی وجہ سے زخمی ہوگیا، اس کی کمر میں راڈ ڈالا گیا ہے جس کی وجہ سے وہ کرسی پر بیٹھ سکتا ہے؛ مگر جھکنے سے قاصر ہے، اب صورت حال ایسی ہے کہ بیٹھ نہیں سکتا اور رکوع یا سجدہ نہیں کرسکتا۔

(۲) اسی طرح ایک آدمی اس قدر نحیف ولاغر ہے کہ چلنا پھرنا، اٹھنا بیٹھنا اس کے لیے مشکل ہے، اگر اٹھنے بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے تو ناقابل برداشت تکلیف میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ کرسی پر بیٹھ کر اپنے کام کاج کرتا ہے اور اسی پر نماز بھی پڑھ لیتا ہے۔

(۳) ایک شخص کو موٹاپے کا مرض لاحق ہے اور اس وجہ سے زمین پر بیٹھنے میں شدید تکلیف ہوتی ہے، اگر چہ چلنے پھرنے اور قیام کی بھی قدرت رکھتا ہے، مگر مرض کی وجہ سے بیٹھ نہیں سکتا، لہٰذا مجبوری کی وجہ سے کرسی پر ہی اس کو اپنے تمام دنیوی کام بھی کرنے پڑتے ہیں اور نماز بھی وہ اسی پر پڑھتا ہے۔

(۴) ایک شخص جسمانی طور پر اس قدر لاغر یا بیمار ہے کہ زمین پر بغیر کسی سہارے کے از خود نہیں بیٹھ سکتا اور اگر بیٹھ بھی جائے تو اٹھ نہیں سکتا، بلکہ اس کو اُٹھنے کے لیے ایک دو آدمیوں سے سہارا لینا پڑتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مدد کیلئے کوئی شخص بھی میسر نہیں ہوتا؛ لہٰذا ایسی صورت میں کرسی پر ہی نماز پڑھنا مجبوری ہوتی ہے۔

(۵) بعض اوقات انسان کو ایسی بیماری لاحق ہو جاتی ہیں جس میں معالج کی طرف سے ہدایت ہوتی ہے کہ زمین پر نیچے بیٹھنے سے گریز کیا جائے، ورنہ مرض کے بگڑ جانے کا اندیشہ ہے، پس اس وجہ سے بھی کرسی پر نماز کی ضرورت بن جاتی ہے۔

---

[15] عبداللہ بن احمد بن محمد المعروف ابن قدامہ حنبلی، **المغنی**، كتاب الصلاةباب الساعات التى نهى عن الصلاة فيها (بیروت: دار لکتب العلمیہ، 2019ء)، 1/ 210۔

[16] مفتی محمد شعیب، **"کرسی پر نماز کی فقہی تحقیق،"** دارالعلوم دیوبند، رسائی: 26/04/2025۔ http://darululoom-deoband.com/urdu/articles/tmp/1490591800%2005-Kursi%20par%20Namaz_MDU_10-

[17]

[18] امام ابو بکر بن علی بن محمد الحداد زبیدی، **الجوهرة النيرة شرح مختصر القدوري** (بیروت: دار لکتب العلمیہ، 2006ء)، 1/ 296۔

حدیث وآثار سے استدلال

ہمارے لیے یہ بات بڑی خوش آئین ہے کہ علماء اسلام اور فقہاء کرام نے عذر کی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنے اور قیام، رکوع و سجود کے ساقط ہونے سے متعلق دلیل کے لیے ایک حدیث سے استنباط کیا ہے، کیونکہ قرآن پاک کے بعد امت کے لیے حدیث حجت کی حیثیت رکھتی ہے، اس حدیث کو بیشتر کتب حدیث جیسے ترمذی، احمد، بیہقی اور دار قطنی وغیرہ میں محدثین نے حضرت یعلی بن مرہ سے روایت کیا ہے۔:" أنّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھی اِلٰی مَضِیْقٍ ھو وَ أَصْحَابُہ، وَ ھو عَلَی رَاحِلَتِہ ، وَالسَّمَاءُ مِنْ فَوْقِھم ، وَالْبَلَّةُ مِنْ أَسْفَلِھم، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ، فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ، فَأَذَّنَ وَأَقَامَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَی رَاحِلَتِہ ، فَصَلَّی بِھم يُوْمِيْ اِيْمَاءً، يَجْعَلُ السُّجُوْدَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ" ترجمہ:"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ ایک تنگ جگہ پہنچے جبکہ آپ سواری پر سوار تھے، اور اوپر سے آسمان برس رہا تھا اور نیچے تری و کیچڑ تھا، پس نماز کا وقت آگیا تو آپ نے موذن کو حکم دیا تو اس نے اذان دی اور اقامت کہی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر آگے بڑھے، اور لوگوں کو اشارے سے نماز پڑھائی، سجدے کا اشارہ رکوع کے شارے سے زیادہ پست کیا[19]۔" اس حدیث کی صحت کے متعلق علماء نے کلام کیا ہے اور اس سے متعلق محدثین کا اختلاف ہے کہ یہ کس درجے کی ہے؟ امام ترمذی نے کہا "هذا حديثٌ غريبٌ تَفَرَّدَ به عمر بن الرماح البلخي، لا يُعْرَفُ الاَّ مِنْ حديثِہ ، وقد رَوَىٰ عنه غيرُ واحدٍ مِنْ أهلِ الْعِلْمِ[20]"۔

اس سے پتہ چلتا ہے، بیان کردہ حدیث کی صحت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، تاہم اس کی صحت کے حوالے صحابی رسول حضرت انس بن مالک کے ایک اثر سے ایک مستند دلیل ملتی ہے؛ یہاں یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ محدثین کے ہاں عمل صحابی تقویت حدیث بلکہ صحت حدیث پر عمل کے حوالے سے مستند دلیل کی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں امام طبرانی علیہ رحمہ نے حضرت ابن سیرین سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ: "أَقْبَلْنَا مَعَ أَنَسٍ مِنَ الْكُوْفَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِأَطَطٍ أَصْبَحْنَا وَالأَرْضُ طِينٌ وَماءٌ، فَصَلَّى الْمَكتُوبَةَ عَلَى دَابَّتِہ" ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفے سے آئے یہاں تک کہ جب ہم اطیط مقام پر تھے تو ہم نے اس حال میں صبح کی کہ زمین میں کیچڑ وپانی تھا، پس حضرت انس نے فرض نماز جانور پر پڑھی[21]۔ بیان کردہ حدیث کی تائید حضرت انس کے عمل سے ہورہی ہے کہ آپ نے بھی کیچڑ کی وجہ سے جانور پر بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی تو اب یہ حدیث صحیح کے درجے میں شمار ہوگی اور احکام میں ایک مستند دلیل کے طور مانی جائیگی۔ لہٰذا احادیث اور عمل صحابی رضی اللہ عنہ کے اثر سے معلوم ہوا کہ عذر شرعی ہونے کی صورت میں ضرورت کے پیش نظر جانور پر بیٹھ کر رکوع وسجدے کا اشارہ کرتے ہوئے رخصت پر عمل کرتے ہوئے نماز ادا کی جاسکتی ہے اور اس کی گنجائش موجود ہے، اور یہ موجودہ زمانے میں عصری تقاضوں کے مطابق کرسی پر نماز کی ایک بہترین نظیر ہے؛ پس ثابت ہوا کہ ضرورت وعذر کی بنا پر کرسی پر نماز جائز ہے۔

کرسی کی ساخت، صف میں محل اور نماز پڑھنے کا طریقہ

تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کرسی کی ساخت سے متعلق علماء کے ہاں کوئی ایک متفقہ رائے نہیں ملتی مثلاً کرسی کا سائز، رنگ، ساخت، شکل وصورت یا کس قسم کے میٹریل سے اور کس نوعیت کی تیار کی جائے ، البتہ عرف عام کے اعتبار سے دیکھا جائے تو نمازی کے لیے مندرجہ ذیل نوعیت وکیفیت کی کرسی بہتر اور معاون رہے گی۔ نماز کے لیے کرسی ایک خاص انداز میں طے شدہ طریقہ کے مطابق تیار کی جائے کہ معذور یا کمزور افراد آسانی سے نماز کے ارکان ادا کر سکیں۔ اس کی اونچائی مناسب، ساخت مضبوط اور پشت سیدھی ہونی چاہیے تاکہ قیام، رکوع اور سجدہ کی ادائیگی آسانی سے کی جائے یا یہ ارکان اشاروں سے اچھے انداز میں ادا کر سکے۔ اس کے ساتھ کرسی میں نرم نشست، پاؤں رکھنے کا تختہ، اور بعض اوقات ضرورت کے مطابق بازو کے سہارے بھی رکھے جائیں۔ مزید اسے ہلکے مگر مضبوط مواد سے بنایا جاتا ہے تاکہ آسانی سے منتقل کی جا سکے۔ اسی طرح ضرورت کے مطابق سجدے کے لیے خصوصی جگہ یا جھکاؤ کا نظام بھی کیا جائے جیسے بعض کرسیوں میں سجدے کے لیے سامنے تختے وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔

صف میں کرسی کے محل سے متعلق متعدد آراء پائی جاتی ہیں محتاط رائے یہ ہے کہ کرسی پر نماز پڑھنے والے افراد صف کے کنارے دائیں یا بائیں طرف چند افراد مل کر کرسیاں رکھیں تاکہ درمیان میں کرسیاں رکھنے سے جو خلا اور ٹیڑھا پن پیدا ہونے کا خدشہ ہو تا وہ بھی نہ ہو، مزید صف کا سیدھا پن اور نماز کا نظم وضبط بھی برقرار رہے کیونکہ احادیث طیبہ میں صفوں کو سیدھا رکھنے اور باہم مل کر کھڑے ہونے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم لوگ صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہو، اور ایک صف دوسری صف سے نزدیک رکھو، اور گردنوں کو بھی ایک دوسرے کے مقابل میں رکھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں شیطان کو دیکھتا ہوں وہ صفوں کے بیچ میں سے گھس آتا ہے، گویا وہ بکری کا بچہ ہے[22]۔ "لہٰذا نماز کے اندر کو صفوں کو سیدھا رکھنے کے حوالے سے خصوصی التزام کیا جائے، اس میں غفلت سے حتی الامکان بچا جائے، البتہ یہ بات بھی یاد رکھیے کرسی پر نماز پڑھنے والے شخص کے لیے صف کے درمیان بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔ عام نمازیوں کو یہ حق نہیں ہے کہ مذکورہ آدمی کو صف کے کنارے پر جانے کا حکم دیں، اس معاملے میں اگر کوئی آدمی حکمت اور نرمی کے ساتھ سمجھائے تو اس میں گنجائش ہے۔ اسی طرح معذور آدمی کا اقامت پڑھنا اور امام کے پیچھے کھڑا ہونا بھی جائز ہے، لیکن سب سے بہترین صورت یہ ہے کہ معذور افراد کی کرسیاں صف کے کنارے پر ہونا چاہیے[23]۔

صف میں کرسی رکھنے سے متعلق علماء کی رائے یہ ہے کہ: صف میں کرسی رکھنے کا درست اور بہترین طریقہ یہ ہے کرسی کو اس طرح رکھا جائے کہ اس کی پچھلے پائے صف کے کنارے پر براجمان ہو تاکہ جب معذور آدمی کرسی پر بیٹھے تو اس کا کندھا دیگر نمازیوں کے برابر ہو جائے اور صف کا سیدھا ہونا برقرار رہے۔ باصورت دیگر ایسے حضرات جو قیام فرض ہونے کے باوجود قیام کرنے کی خواہش رکھتے ہو اور رکوع وسجود کرسی پر بیٹھ ادا کرتے ہو تو اس صورت میں کرسی کو صف میں اس انداز سے رکھا جائے کہ اس کا اگلا پایہ صف کے شروع کے کونے میں آئے اور بقیہ حصہ پچھلی صف کی جانب ہو جائے تاکہ یہ فرد کھڑے ہوتے وقت دیگر نمازیوں کے برابر آجائے اور صف سیدھی رہے۔ اور رہا اب مسئلہ پچھلی صف والوں کا کیونکہ ان کو سجدہ کرنے میں دقت ہوگی، اس کے لیے بہترین حل یہ ہو گا کہ ایسے تمام معذور افراد چار چار، پانچ پانچ کی تعداد میں مل کر صف کے ایک طرف ایک دوسرے کے آگے پیچھے نماز پڑھیں تاکہ صف کے درمیان خلل بھی نہ آئے اور اور پچھلی صف والوں کے لیے آزمائش نہ ہوں[24]۔

کرسی پر نماز پڑھنے کے طریقے کے حوالے سے معمولی نوعیت کے اختلاف کے ساتھ تقریباً یکساں طریقہ رائج ہے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کے مسئلے میں بنیادی اصول یہ ہے کہ اگر کوئی شخص صرف اتنی دیر کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہہ سکتا ہے تو اتنا قیام بھی فرض ہے اور اگر اس قدر اِستطاعت بھی نہ ہو یعنی نہ خود کھڑا ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی چیز سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ کچھ دیر کے لئے ہی سہی تو بیٹھ کر نماز ادا کرے۔ اس کے بعد رکوع سے متعلق اصول یہ ہے کہ جو شخص رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے اسے چاہیے زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھے اگر اس قدر طاقت نہیں رکھتا تو کرسی پر بیٹھ کر رکوع وسجود کرے اور سجدہ کرتے ہوئے رکوع کی نسبت ذرا زیادہ جھکیں تاکہ

[19] ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، کتاب السھو (السنن الترمذی)، باب مَا جَاءَ فِي الصَّلاَةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّينِ وَالْمَطَرِ (بیروت: دارالغرب الاسلامی، 1996م) 2/369 رقم الحدیث: 411۔

[20] ایضاً

[21] ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، **معجم طبرانی کبیر** (قاھرہ: دارالحرمین، س ن)، 1/ 292۔

[22] اَبو داود سلیمان بن الأشعث سجستانی، **السنن**، کتاب تفرح ابواب الصفوف، باب تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ، (بیروت: المكتبة العصرية، س ن)، 3/183 رقم الحدیث: 3090۔

[23] عطاء اللہ، عباسی، "صف کے درمیان میں کرسی رکھنے کا حکم"، "**کرسی پر نماز پڑھنے کے شرعی احکام**، ترتیب: مفتی محمود اشرف عثمانی (کراچی: مکتبہ دارالعلوم، 2011ء)، 99۔

[24] حسین احمد، اعظمی، "صف میں کرسی رکھنے کا طریقہ"، "**کرسی پر نماز پڑھنے کے شرعی احکام**، ترتیب: مفتی محمود اشرف عثمانی (کراچی: مکتبہ دارالعلوم، 2011ء)، 103۔

امتیاز ہو سکے، تشہد یعنی قعدہ بھی معمول کے مطابق کیا جائے، اس میں اگر زمین پر آسانی سے قعدہ کرنے کی طاقت ہو تو دوزانو ہو کر بیٹھے اگر ایسے بیٹھنا مشکل ہو تو جس طرح سہولت ہو مثلاً چار زانو (آلتی پالتی مار کر)، یا پاؤں پھیلا کر جس طرح سہولت ہو بیٹھ سکتے ہیں۔ یاد رکھیے اگر کیفیت ایسی ہو کہ رکوع و سجود دونوں پر قدرت نہ ہو یا صرف سجدے کرنے پر قادر نہ ہو تو اگرچہ کھڑا ہو سکتا ہو اس سے اصلاً قیام ساقط ہو جاتا ہے، لہٰذا اب اس صورت میں مریض کو بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے بلکہ اس کے لئے افضل عمل بھی بیٹھ کر پڑھنا ہے اور ایسا مریض اگر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھے تو اس کی بھی گنجائش ہے کہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے رکوع و سجود بھی اشارہ سے بآسانی کئے جاسکتے ہیں، یوں پوری نماز بیٹھے بیٹھے ادا ہو جائے گی[25]۔

نتائج و سفارشات

مذکورہ تفصیلی تحقیق اور شرعی دلائل کی روشنی میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ شرعی عذر کی صورت میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز، معتبر اور فقہی اصولوں کے عین مطابق ہے۔ فقہاء کرام نے جن صورتوں میں سواری پر بیٹھ کر نماز کی اجازت دی ہے، انہی پر قیاس کر کے کرسی پر نماز کے جواز کی بنیاد رکھی ہے۔ مختلف قسم کے جسمانی عوارض، شدید کمزوری، بڑھاپا، معالج کی ہدایات یا دیگر شرعی مجبوریوں کے پیش نظر زمین پر بیٹھ کر نماز کی ادائیگی ممکن نہ ہو تو کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا شرعاً درست اور مستند ہے۔ حدیث، آثار صحابہ، فقہی نظائر اور اصولِ فقہیہ سے بھی یہی استدلال سامنے آتا ہے کہ "الطّاعةُ بقدر الطّاقة" (عبادت طاقت کے مطابق ہے) کے اصول کو بنیاد بنا کر معذور افراد کے لیے کرسی پر نماز کی ادائیگی ایک جائز اور آسان راستہ ہے۔

سفارشات

1. اسلامی معاشرے کے اندر مساجد میں معذور افراد کے لیے باقاعدہ طور پر مخصوص نشستیں یا جگہ مختص کی جائے تاکہ وہ کرسی پر سہولت سے نماز ادا کر سکیں اور دیگر نمازیوں کے لیے پریشانی کا باعث نہ بنے۔
2. ائمہ اور خطباء حضرات کی دینی ذمہ داری ہے کہ عوام کو کرسی پر نماز کی شرعی حیثیت سے آگاہ کریں تاکہ معذور یا بیمار افراد کو کسی شرمندگی یا عوامی اعتراض کا سامنا نہ کرنا پڑے۔
3. مدارس و جامعات میں اس موضوع پر باقاعدہ تدریسی و تحقیقی مواد شامل کیا جائے تاکہ طلبہ اور علماء جدید دور کے مسائل کا فہم بہترین انداز میں کر سکیں۔

نوٹ: یہ سفارشات دینی شعور، سہولت اور اجتماعیت کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مرتب کی گئی ہیں، تاکہ معاشرے میں معذور افراد کو عبادات میں آسانی اور عزت کے ساتھ شریک کیا جا سکے۔

---

[25] محمد فضیل رضا، عطاری، "کرسی پر نماز پڑھنے کا طریقہ،" **کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام**، ترتیب: مجلس افتاء دعوت اسلامی (کراچی: مکتبہ المدینہ، 2010ء)، 5۔